سورہ والتین میں سافلین کو سائلین پڑھنے سے نماز کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ امام صاحب نے سورۃ التین کی تلاوت کرتے ہوئے آیت نمبر 5 ﴿ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِیْنَ(۵)﴾ کے آخری لفظ ﴿سٰفِلِیْنَ﴾ کی جگہ ﴿سَآىِٕلِیْنَ﴾ پڑھ دیا، کسی نے لقمہ نہیں دیا۔ نماز کے بعد 5 افراد نے بتایا کہ آپ نے ﴿سٰفِلِیْنَ﴾ کی جگہ ﴿سَآىِٕلِیْنَ﴾ پڑھا ہے، جس کی وجہ سے نماز نہیں ہوئی، نماز دوبارہ پڑھائیں۔ اب سوال یہ ہے کہ اس غلطی کی بنا پر نماز ہوگئی یا دوبارہ پڑھنی ہوگی؟

جواب

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَایَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں ﴿ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِیْنَ(۵)﴾ کے آخری لفظ ﴿سٰفِلِیْنَ﴾ کی جگہ ﴿سَآىِٕلِیْنَ﴾ پڑھنے سے نماز فاسد ہوگئی، کیونکہ آیت کا معنی یہ ہے کہ "پھر اسے ہر نیچی سے نیچی حالت کی طرف پھیر دیا"، جبکہ ﴿سَآىِٕلِیْنَ﴾ کا معنی ہے: "پوچھنے والے یا مانگنے والے"، تو ﴿سَآىِٕلِیْنَ﴾ پڑھنے سے آیت کا معنی و مفہوم باقی نہ رہا کہ دونوں الفاظ کے معنیٰ ایک دوسرے کے قریب و موافق نہیں ہیں، بلکہ بعید ہیں اور احوط و مفتیٰ بہ قول کے مطابق معنیٰ بعید ہونے کی صورت میں نماز کے فساد کا حکم ہے، لہٰذا دوبارہ نماز ادا کرنا فرض ہے۔

قراءت کرتے ہوئے کسی کلمہ کی جگہ دوسرا کلمہ پڑھ لیا، تو امام اعظم و امام محمد رَحِمَهُمَا اللہُ تَعَالٰی اور امام ابو یوسف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے اصول یہ ہیں۔ امامِ اہلِ سُنَّت، امام اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1340ھ/1921ء) نے "جد الممتار" میں لکھتے ہیں: "فلأنهما لا يعتبران وجود المثل، إنما المدار عندهما الموافقة في المعني وقد حكما بالفساد عند بعد المعنى مع عدم فحش التغير۔۔۔فلان المدار عنده وجود المثل۔ملخصا" ترجمہ: کیونکہ طرفین رَحِمَهُمَا اللہُ تَعَالٰی قرآن میں مثل کے پائے جانے کا اعتبار نہیں کرتے، ان دونوں کے نزدیک دارومدار "معنیٰ میں موافقت" پر ہے اور وہ معنیٰ کے بعید ہونے پر فساد کا حکم لگاتے ہیں، اگرچہ بہت زیادہ بعید نہ ہو۔۔۔(مزید لکھا) کیونکہ امام ابو یوسف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے نزدیک مدار مثل کے پائے جانے پر ہے۔ (جد الممتار علی رد المحتار، جلد 3، صفحہ 370، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

اِس اصول کی مزید ایک صورت کہ جب دوسرا کلمہ قرآن میں موجود ہو اور معنی بہت زیادہ بعید ہو، اس صورت کے متعلق لکھا: ”اذا کان مثلہ فی القرآن وقد تغیر المعنی تغیرا فاحشا والحکم الفساد بالاتفاق“ ترجمہ: جب اس کی مثل قرآن میں ہو اور معنی بھی بہت زیادہ تبدیل ہو، تو ایسی صورت میں بالاتفاق فسادِ نماز کا حکم ہے۔ (جد الممتار، جلد3، صفحہ370، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

اسی اصولی اختلاف کے متعلق مفتی محمد نور اللہ نعیمی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1403ھ/1982ء) لکھتے ہیں: ”عدمِ فساد کی مدار حضرتِ امام اول و ثالث رَحِمَہُمَا اللہ تَعَالٰی کے نزدیک موافقتِ معنی (یعنی معنائے خطا معنائے صحیح کے موافق و متقارب ہو) پر ہے اور امام ثانی ابو یوسف رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے نزدیک اس پر کہ اس کی مثل قرآنِ کریم میں ہو۔“ (فتاوی نوریہ، جلد3، صفحہ544، مطبوعہ دار العلوم حنفیہ فریدیہ)

کلمہ قرآن میں ہو اور معنی قریب نہ ہو، تو نماز فاسد ہے، جیسا کہ علامہ ابنِ عابدین شامی دِمشقی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1252ھ/1836ء) لکھتے ہیں: ”إن كان مثله في القرآن والمعنى بعيد ولم يكن متغيرا فاحشا تفسد أيضا عند أبي حنيفة و محمد، وهو الأحوط“ ترجمہ: اگر اس کا مثل قرآن میں ہو، معنی بعید ہو، لیکن بہت زیادہ بعید نہ ہو، تو اِس صورت میں بھی امام اعظم ابو حنیفہ اور امام محمد رَحِمَہُمَا اللہ تَعَالٰی کے نزدیک نماز فاسد ہو جائے گی **اور یہی احوط ہے۔** (رد المحتار، جلد2، صفحہ474، مطبوعہ کوئٹہ)

اور امام اعظم رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ کا یہی احوط قول مفتی بہ ہے، جس کے متعلق فتاوی رضویہ میں ہے: ”بحالتِ فسادِ معنی، فسادِ نماز کا حکم مذکور ہمارے امام صاحب مذہب اور ان کے اتباع ائمہ متقدمین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا مذہب تھا اور وہی احوط و مختار ہے، اجلّہ محققین نے اُسی کی تصریح فرمائی۔ ومعلوم ان الفتوی متی اختلف وجب الرجوع الی قول الامام کما نص علیہ فی البحر والدرو حواشیہ وغیرھا من اسفار الکرم ترجمہ: **اور یہ بات معلوم ہے کہ جب اختلاف ہو، تو فتوی میں قولِ امام کی طرف رجوع کیا جائے گا، جیسا کہ اس پر بحر، در اور دیگر کتب میں تصریح موجود ہے۔**“ (فتاوی رضویہ، جلد6، صفحہ431، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1367ھ/1947ء) لکھتے ہیں: ”ایک لفظ کے بدلے میں دوسرا لفظ پڑھا، اگر معنی فاسد نہ ہوں، نماز ہو جائے گی جیسے عَلِیْمٌ کی جگہ حَکِیْمٌ، اور اگر معنی فاسد ہوں، نماز نہ ہوگی، جیسے ﴿وَعْدًا عَلَیْنَاؕ اِنَّا كُنَّا فٰعِلِیْنَ﴾ میں فَاعِلِیْنَ کی جگہ غَافِلِیْنَ پڑھا۔“ (بہار شریعت، جلد1، حصہ3، صفحہ556، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FSD-9584

تاریخ اجراء: 04 جمادی الاولی 1447ھ/27 اکتوبر 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net